UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/01**

Paper 1 Reading and Writing

May/June 2004

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen on both sides of the paper.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.
At the end of the examination, fasten all your work securely together.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملی تو اس پر دیے گئے ہدایتوں پر عمل کریں۔

تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

لغت (ڈکشنیری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر رہونا چاہئیے۔

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کریں۔

This document consists of **4** printed pages.

SP (CW/TL) S63074/2
© UCLES 2004

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

اقتباس A اور اقتباس B غور سے پڑھیئے پھر سوال نمبر ۱ اور ۲ کے جواب لکھیئے۔

اقتباس A

دنیا کی تمام حکومتیں اپنے ملک کے باشندوں سے ٹیکس لیتی ہیں۔ یہ ٹیکس مختلف قسم کے ہوتے ہیں، مثلاً جائیداد ٹیکس، آمدنی ٹیکس، سیلز ٹیکس، وغیرہ وغیرہ۔ اگر حکومت ٹیکس نہ لے تو اس کے پاس پیسہ کہاں سے آئے اور پیسہ نہ ہوگا تو حکومت کا کام کاج کیسے چلے گا؟ ہر شخص چاہے امیر ہو یا غریب، مزدور ہو یا کسان، ملازم ہو یا تاجر، کسی نہ کسی شکل میں حکومت کو ٹیکس ضرور دیتا ہے۔

پہلے زمانے کے بادشاہوں کو روپے پیسے کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ اپنی رعایا سے بات بات پر ٹیکس لیتے تھے۔ بعض ٹیکس تو ایسے تھے جنہیں سُنکر ہنسی آجاتی ہے۔ ٹیکسوں کے معاملے میں انگلستان بہت بدنام ہے۔ پرانے زمانے میں یہاں کے لوگوں کو عجیب وغریب ٹیکس دینا پڑتے تھے، مثلاً ایک بادشاہ ہنری ہشتم نے داڑھیوں پر ٹیکس لگا دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غریب لوگوں نے داڑھیاں منڈوا دیں۔ اس بادشاہ کے زمانے میں صرف امیر لوگ ہی داڑھی رکھ سکتے تھے!

آج سے تقریباً ۱۵۰ سال پہلے انگلستان کی حکومت نے ٹوپیوں پر ٹیکس لگا دیا تھا۔ جو شخص پانچ روپیہ کی ٹوپی خریدتا، اسے پچاس پیسے، دس روپیہ کی خریدتا تو ایک روپیہ اور بیس روپیہ کی خریدتا تو دو روپے ٹیکس دینا پڑتا تھا۔ حکومت کی طرف سے پچاس پیسے، ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ جاری کیے گئے تھے، جو لوگوں کو اپنی ٹوپیوں کے اندر لگانے پڑتے تھے۔

ایک دفعہ ایک ملزم عدالت میں پیش ہوا۔ سرکاری وکیل نے اس کے خلاف دھواں دھار تقریر کی اور جج سے کہا کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ ملزم کے قریب ایک کرسی پڑی تھی۔ وکیل نے اپنی ٹوپی اتار کر اس کرسی پر رکھ دی تھی۔ اللہ جانے ملزم کے جی میں کیا آئی، اس نے وکیل کی ٹوپی اٹھا کر اس کے اندر جھانکا۔ اس میں ٹکٹ کا نام ونشان نہیں تھا۔ ملزم نے وہ ٹوپی جج کو دکھائی، اور جج صاحب نے ٹیکس نہ دینے کے جرم میں وکیل کو سو روپے جرمانہ کیا۔

کبھی کبھار ٹیکس کی وجہ سے دنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ مثلاً جب ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت چلتی تھی انگریزوں نے نمک پر ٹیکس لگا دیا تھا۔ جب ہندوستانیوں نے برطانوی راج کو برطرف کرنے کی مہم شروع کی تو گاندھی کئی لاکھ لوگوں کے ساتھ ساحلِ سمندر تک چلا گیا اور سمندر کے نمکین پانی سے نمک نکالا۔ یہ تحریکِ آزادی کا ایک اہم ترین واقعہ تھا جس کے نتیجے میں انگریز سمجھنے لگے کہ عوام انہیں اپنے ملک سے باہر نکالنا چاہتے تھے۔

اقتباس B

اس مضمون میں مصنف نے زکوٰۃ کے متعلق لکھا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی فرائض میں سے ایک ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں جہاں کلام پاک میں نماز کا ذکر آیا ہے اسی کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ لفظ زکوٰۃ کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ زکوٰۃ کا تصوّر اسلامی اور صرف اسلامی ہے۔ جو اللہ کا دیا ہوا ہے۔ زکوٰۃ نہ تو کسی قسم کی خیرات یا صدقہ ہے اور نہ ہی اس سے مراد کسی کی اپنی مرضی سے اوروں کی مدد کرکے اس کے ساتھ بھلائی کرنا ہے اور نہ ہی یہ گرجا گھروں کو اپنی آمدنی سے دیا جانے والا دسواں حصّہ ہے۔ یہ قحط سالی، سیلاب اور زلزلے سے متاثر ہونے والے لوگوں کو دی جانے والی خیرات یا چیریٹی بھی نہیں ہے۔ یہ کسی حکومت کا فرد کی آمدنی پر لگایا گیا 'انکم ٹیکس' بھی نہیں جس کی ادائیگی سے حساب کتاب میں ماہر چالاک آدمی اور کاروباری شخص بچ سکتا ہے۔

زکوٰۃ کا ادا کرنا ایک نہایت مقدس روحانی فریضہ ہے جو نہ صرف دینے والے کے ظاہری اوصاف کو جلا دیتا ہے بلکہ اس کی روحانیت پر اس سے کہیں زیادہ اثر ڈالتا ہے۔ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر عائید کردہ ایک ایسا فرض ہے جس کا مقصد معاشرے کی فلاح و بہبود ہے اور اسی لیے قرآن پاک میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ لینے کے حقدار کون لوگ ہیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو جن چند باتوں کا خاص طور سے لحاظ کرنا چاہیے، وہ یہ ہیں:

سب سے پہلے وہ زکوٰۃ کے مسائل سیکھے اور نیت میں اخلاص پیدا کرے۔ دوسرے یہ کہ تلاش کرکے اور سوچ سمجھ کر ایسے مصرف میں صرف کرے جس کو صحیح تر اور بہتر سمجھے۔ تیسرے یہ کہ جس کو بھی زکوٰۃ دے اس پر اپنا کوئی احسان نہ سمجھے بلکہ زکوٰۃ لینے والے کا احسان مانے کہ اس کی وجہ سے ہمارا یہ فرض اچھی طرح ادا ہو گیا اور اللہ سے اپنے اس عمل کو قبول کرنے کی دعا کرے۔

© UCLES 2004

۱ ٹیکس اور زکوۃ کا موازنہ کیجیے۔

- دونوں اقتباسات سے معلومات کا استعمال کیجیے۔
- جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اپنی لکھائی کے سائز کے مطابق، ڈیڑھ صفحے تک اپنا جواب لکھیئے۔ جو تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ [25]

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔ (کُل ۱۵ +۱۰=۲۵)

۲ آپ کے مقامی اخبار نے طالب علموں کے لیے مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ کا اعلان کر دیا۔

آپ نے اس میں شرکت کرنے کا فیصلہ کیا۔

مضمون کا عنوان ”آمدنی کے مطابق اِنکم ٹیکس ادا کرنا ہر شہری کا فرض ہے“

- اپنی لکھائی کے سائز کے مطابق، ڈیڑھ صفحے تک اپنا جواب لکھیئے۔ جو تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ [25]

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔ (کُل ۱۵ +۱۰=۲۵)

Copyright Acknowledgements:

Every reasonable effort has been made to trace all copyright holders. The publishers will be pleased to hear from anyone whose rights we have unwittingly infringed.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2004